

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے جس میں اپنے اصحاب سے خطاب فرمایا ہے]

تم اپنے اللہ کے لطف و کرم کی بدولت ایسے مرتبہ پر پہنچ گئے کہ تمہاری کنیزیں بھی محترم سمجھی جانے لگیں اور تمہارے ہمسایوں سے بھی اچھا برداشت کیا جانے لگا اور وہ لوگ بھی تمہاری تعظیم کرنے لگے جن پر تمہیں نہ کوئی فضیلت تھی، نہ تمہارا کوئی ان پر احسان تھا اور وہ لوگ بھی تم سے دہشت کھانے لگے جنہیں تمہارے حملہ کا کوئی اندیشہ تھا اور نہ تمہارا ان پر تسلط تھا۔

مگر اس وقت تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ کے عہد توڑے جا رہے ہیں اور تم غیط میں نہیں آتے، حالانکہ اپنے آباؤ اجداد کے قائم کردہ رسم و آئین کے توڑے جانے سے تمہاری رُگِ حیثیت جنبش میں آ جاتی ہے۔ حالانکہ اب تک اللہ کے معاملات تمہارے ہی سامنے پیش ہوتے رہے اور تمہارے ہی (ذریعہ سے) ان کا حل ہوتا رہا ہے اور تمہاری ہی طرف ہر پھر کرتے ہیں۔ لیکن تم نے اپنی جگہ ظالموں کے خوالے کر دی ہے اور اپنی باگ ڈرانہیں تھامدی ہے اور اللہ کے معاملات انہیں سونپ دیتے ہیں کہ وہ شہبوں پر عمل پیرا اور نفسانی خواہشوں پر گامزن ہیں۔ خدا کی قسم! اگر وہ تمہیں ہر ستارے کے نیچے بکھیر دیں تو بھی اللہ تمہیں اس دن (ضرور) جمع کرے گا جو ان کیلئے بہت بُرادن ہو گا۔

--☆☆--

خطبہ (۱۰۵)

جنگ صفين کے دوران فرمایا

میں نے تمہیں بھاگتے اور صفویوں سے منتشر ہوتے ہوئے دیکھا، (جبکہ) تمہیں چند کھرے قسم کے اواباشوں اور شام کے بدؤوں نے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔ حالانکہ تم عرب کے جوانمرد، شرف کے راس و رئیس، (قوم میں) اونچی ناک والے اور چوٹی کی بلندی والے

[منہما: فی خطابِ اصحابِہ]
وَ قَدْ بَلَغْتُمْ مِنْ كَرَامَةِ اللهِ لَكُمْ
مَّنْزِلَةً ثُكْرَمُ بِهَا إِمَاءُكُمْ، وَ تُوَصَّلُ بِهَا
جِهَادُكُمْ، وَ يُعَظِّمُكُمْ مَنْ لَا فَضْلَ لَكُمْ
عَلَيْهِ، وَ لَا يَدَ لَكُمْ عِنْدَهُ،
وَ يَهَا بُكْمُ مَنْ لَا يَخَافُ لَكُمْ سُطْرَةً
وَ لَا لَكُمْ عَلَيْهِ إِمْرَةٌ.

وَ قَدْ تَرَوْنَ عُهُودَ اللهِ مَنْقُوضَةً فَلَا
تَغْبِبُونَ! وَ أَنْتُمْ لِنَفْضِ ذَمِيمِ أَبَائِكُمْ
تَأْنَفُونَ! وَ كَانَتْ أَمْوَالُ اللهِ عَلَيْكُمْ تَرِدُ،
وَ عَنْكُمْ تَصْدُرُ، وَ إِلَيْكُمْ تَرْجُعُ،
فَكَيْكَنْتُمُ الظَّلَمَةَ مِنْ مَنْ مَنْزَلْتُمْ،
وَ الْقَيْتُمُ إِلَيْهِمْ أَزْمَتْكُمْ، وَ أَسْلَمْتُمُ أَمْوَالَ
اللهِ فِي أَيْدِيهِمْ، يَعْمَلُونَ بِالشُّبُهَاتِ، وَ
يَسِيرُونَ فِي الشَّهَوَاتِ، وَ أَيْمُ اللهِ! لَوْ
فَرَّقْتُمْ كُمْ تَحْتَ كُلِّ كَوَكِبٍ لَجَمِيعَكُمُ اللهُ
لِشَرِّ يَوْمِ لَهُمْ.

-----☆☆-----

(۱۰۵) وَ مِنْ كَلَمِ اللهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِي بَعْضِ أَيَّامِ صَفَّيَنَ
وَ قَدْ رَأَيْتُ جَوْلَتَكُمْ، وَ انجِيَازَكُمْ
عَنْ صُفُوفِكُمْ، تَحْوِزُكُمُ الْجُفَافَةُ الظَّفَافُ، وَ
أَعْرَابُ أَهْلِ الشَّامِ، وَ أَنْتُمْ لَهَا مِيمُ
الْعَرَبِ، وَ يَأْفِيْخُ الشَّرَفِ، وَ الْأَنْفُ

ہو۔ میرے سینے سے نکلنے والی کراہنے کی آوازیں اسی وقت دب کتی ہیں کہ جب میں دیکھ لیوں کہ آخر کار جس طرح انہوں نے تمہیں گھیر رکھا ہے تم نے بھی انہیں اپنے زخم میں لے لیا ہوا اور جس طرح انہوں نے تمہارے قدم اکھیر دیئے ہیں اسی طرح تم نے بھی ان کے قدم ان کی جگہوں سے اکھیر ڈالے ہوں، تیروں کی بوچھاڑ سے انہیں قتل کرتے ہوئے اور نیزوں کے ایسے ہاتھ چلاتے ہوئے کہ جس سے ان کی پہلی صفائی دوسرا صفوں پر چڑھی جاتی ہوں، جیسے ہنکائے ہوئے پیاسے اونٹ کے جنہیں ان کے تالابوں سے دور پھینک دیا گیا ہوا اور انکے گھاؤں سے علیحدہ کرو دیا گیا ہو۔

--☆☆--

خطبہ (۱۰۶)

یہ ان خطبوں میں سے ہے جن میں زمانہ کے حادث و فتن کا تذکرہ ہے تمام حمد اللہ کیلئے ہے جو اپنے مخلوقات کی وجہ سے مخلوقات کے سامنے عیا ہے اور اپنی جنت و برہان کے ذریعہ سے دلوں میں نمایاں ہے۔ اس نے بغیر سوچ بچار میں پڑے مخلوق کو پیدا کیا۔ اس لئے کہ غور و فکر اس کے مناسب ہوا کرتی ہے جو دل و دماغ (جیسے اعضاء) رکھتا ہوا روہ دل و دماغ کی احتیاج سے بری ہے۔ اس کا علم غیب کے پردوں میں سرایت کئے ہوئے ہے اور عقیدوں کی گہرائیوں کی تیک اترا ہوا ہے۔

[اس خطبہ کا یہ بجز نبی ﷺ کے متعلق ہے]

انہیں انبیاء کے شجرہ، روشنی کے مرکز (آل ابراہیم)، بلندی کی جیں (قریش)، بلحاء کی ناف (کمہ) اور اندر ہیرے کے چرانوں اور حکمت کے سرچشمتوں سے منتخب کیا۔

الْمُقْدَمُ، وَ السَّنَامُ الْأَعْظَمُ،
وَ لَقَدْ شَفِيَ وَ حَاوَحَ صَدْرِيَ أَنْ
رَآيْتُكُمْ بِأَخْرَةٍ تَحْوِزُونَهُمْ
كَمَا حَازُوكُمْ، وَ تُزِيلُونَهُمْ عَنْ
مَوَاقِفِهِمْ كَمَا أَزَالُوكُمْ حَسَّا بِالنِّصَالِ،
وَ شَجَرًا بِالرِّمَاحِ، تَرَكْبُ اُولَاهُمْ
أُخْرَاهُمْ كَالْأَبْلِيلِ الْهَمِيمِ الْمَطْرُودَةِ،
ثُرْمَى عَنْ حِيَاضِهَا، وَ تُذَادُ عَنْ
مَوَارِدِهَا۔

-----☆☆-----

(۱۰۶) وَمِنْ ذُكْلَةٍ لَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَهِيَ مِنْ خُطُبِ الْمَلَامِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَجَلِّ لِخَلْقِهِ بِخَلْقِهِ،
وَ الظَّاهِرِ لِقُلُوبِهِمْ بِحُجَّتِهِ،
خَلَقَ الْخُلُقَ مِنْ غَيْرِ رُوَيْةٍ،
إِذْ كَانَتِ الرَّوَيَايَاتُ لَا تَلِيقُ إِلَّا بِذَوِي
الضَّمَائِرِ، وَ لَيْسَ بِذَوِي ضَمِيرٍ فِي نَفْسِهِ۔
خَرَقَ عِلْمَهُ بِأَطْنَانِ عَيْنِ السُّتْرَاتِ، وَ أَحَاطَ
بِغُمُوضِ عَقَائِدِ السَّرِيرَاتِ۔

[مِنْهَا: فِي ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ]
إِخْتَارَهُ مِنْ شَجَرَةِ الْأَنْبِيَاءِ، وَ مِشْكَأَ
الضِّيَاءِ، وَ دُوَابَةِ الْعُلَيَاءِ، وَ سُرَّةِ الْبَطَحَاءِ،
وَ مَصَابِيِحِ الظُّلْمَيَةِ، وَ يَنَابِيعِ الْحِكْمَةِ۔